مسئلہ:

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، کیا میں اپنی بہن کو زکوۃ دے سکتا ہوں، کیا خاوند، بیوی آپس میں ایک دوسرے کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔ کن کن رشتوں کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی، تفصیل سے بیان فرمادیں۔

۲. کیا زکوۃ رفاعی مصارف میں لگانے سے ادا ہو جاتی ہے، جیسے گلی بنوا دینا، اگر کسی مستحق کو کتابیں خرید کر دے دی جائیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامدا و مصليا و مسلما

واضح رہے کہ اگر سائل کی بہن واقعۃً صاحب نصاب نہ ہو اور سادات میں سے بھی نہ ہو، تو اس کو زکوۃ دینا درست ہے؛ البتہ دو طرح کے رشتہ داروں کو زکوۃ نہیں دے سکتے، ایک تو ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، الی آخرہ وغیرہ، دوسرے بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی الی آخرہ وغیرہ، اسی طرح شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو زکوۃ نہیں دے سکتی، ان کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو (جو صاحب نصاب نہ ہوں) زکوۃ دینا جائز ہے۔

ج ۲. زکوۃ کی صحت کے لئے فقیر کو مالک بنانا لازم ہے، اور رفاہی مصارف میں صرف کرنے سے چونکہ مالک بنانے کی شرط نہیں پائی جاتی، اس لئے زکوۃ کی رقم سے رفاہی ضرورتوں کو پورا نہیں کیا جا سکتا؛ البتہ اگر زکوۃ کی رقم سے کتابیں خرید کر غریب و فقراء کو مالکانہ طور پر دے دی جائیں، تو زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

١. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لا بأس أن تجعل زكاتک في ذوي قرابتک ما لم يكونوا في عيالک۔ (المصنف لابن أبيشيبة ٦؍٥٤٣ رقم: ١٠٦٣٣)
ولا يدفع إلى أصله وإن علا، وفرعه وإن سفل۔ (الفتاوىٰ الهندية ١؍١٨٨)
٢. والأفضـــل في الزكاة والفطر والنذور الصرـف أولا إلى الإخوة والأخوات، ثم إلى أولادهم، ثم إلى الأعمام والعمات، ثم إلى أولادهم، ثم إلى الأخوال والخالات، ثم إلى أولادهم الخ ۔ (الفتاوىٰ الهندية ١؍١٩٠)
٣. قالوا: الأفضل صرف الصدقة إلى أخواته ذكوراً أو إناثاً۔ (مجمع الأنهر ١؍٢٢٦ بيروت)
٤. أخرج عبد الرزاق عن الشعبي أن شريحاً ومسروقاً لا يجيزان الصدقة حتى يقبض۔ (المصنف لعبد الرزاق ٩؍١٢٢ رقم: ١٦٥٩١)
٥. قال القدوري في كتابه: ولا يجوز الزكاة إلا إذا قبضـها الفقير، أو قبضـها من يجوز قبضـها له لولايته عليه كالأب والوصي يقبضان للمجنون والصبي۔ (الفتاوىٰ التاتارخانية ٣؍٢١٢ زكريا)
٦. وفي تجنيس خوابر زاده: ولا يجوز إلا بقبض الفقراء، أو بقبض من يكون قبضـه قبضـا لهم۔ (الفتاوىٰ التاتارخانية ٣؍٢٠٦ زكريا)
٧. واعلم أن التمليک شرط، قال تعالىٰ: {وَاٰتُوا الزَّكَاةَ} والإيتاء: الإعطاء، والإعطاء: التمليک، فلا بد فيها من قبض الفقير أو نائبه ... لأن التمليک لا يتم بدون القبض۔ (الاختيار لتعليل المختار / باب مصـارف الزكاة ١؍١٢١ المكتبة الشاملة)
٨. ويشـترط أن يكون الصرـف تمليكاً لا إباحةً لايصرـف إلى بناء نحو مسـجد كبناء القناطر والسـقايات، وإصلاح الطرقات، وكل ما لا تمليک فيه۔ (شامي ٣؍٢٩١ زكريا)
٩. الزكاة لا تتأدى إلا بتمليک عين متقومة، حتى لو أسكن الفقير داره سنة بنية الزكاة لا يجزيه؛ لأن المنفعة ليست بعين متقومة۔ (البحر الرائق / كتاب الزكاة ٢؍٢١٧ المكتبة الشاملة، أحسن الفتاوى ٤؍٢٩٢) والله اعلم واحكم

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

١٤٤١/٠٥/٢٢

٢٠٢٠/٠١/١٨

الجامعة الاشرفية
دار الإفتاء
شارع فيروزپور لاهور پاكستان

الجواب صحیح